اچھ شو ر کی خوبیاں

 ر اچھا شو ر چا ات   ک اس کی بیوی اس ک ساتھ خوش ر   اس راست پر نبی س ب تر ر نما کوئی ن ی، کیونک آپ ن خود اپن گھر می ں ی کر ک دکھای آپ ن فرمای: "تم می ں سب س اچھا و   وج اپن گھر وال ں ک لی سب س اچھا و، اور می ں تم سب می ں اپن گھر وال ں ک لی سب س اچھا وں " یعنی[1] ای ک مرد کی اچھائی کی پ چان اس ک گھر س   وتی آئی دیکھت   ی ں ک نبی   اپن گھر می ں کیس تھ

گھر می ں ساتھ دی ان

کسی ن حضرت عائش س پوچھا ک نبی گھر می
کیا کرت تھ انہ وں ن بتایا: "آپ گھر والوں ک کام
می لگ ر ت تھ ، اور جب نماز کا وقت آتا تو نماز ک
لی چل جات تھ "2 اللہ ک رسول، امت ک رہ نما،
اور پھر بھی گھر ک کام می ہ اتھ بٹات تھ جب
کوئی شو ر تھکن ک بعد بھی بیوی کا کام ہ لکا کر دیتا
، تو و نبی کی ایک سنت پر عمل کر ر ا و تا ،
اور بیوی ک دل می اس کی جگ اور بڑھ جاتی

گھر کا ساتھ صرف کام تک ن یں تھا آپ اپنی بیوی ک
ساتھ ہ نست کھیلت بھی تھ حضرت عائش ایک
سفر کا واقع بتاتی ہ ی: "می ن آپ ہ س دوڑ لگائی
اور می آگ نکل گئی پھر جب میری وزن بڑھ گیا اور می ن
ہ دوڑ لگائی تو آپ آگ نکل گئ ، اور فرمایا: ی اس جیت
کا بدل "3 سوچ جائ تو ی کتنی چھوٹی سی بات
، لیکن حضرت عائش ن اس ای رکھا اور لوگوں کو
بتایا بیوی ک ساتھ گزارا ہ او ایسا ہ لکا پھلکا وقت
بھی رشت کو مضبوط کرتا

دل کا حال سمجھان

اسی ساتھ س اےک دوسر کو سمجھان بھی آتا □□□ نبی
ن اےک بار حضرت عائش س فرمای: "مجھ پتا چل
جاتا □□ ک کب تم مجھ س خوش و اور کب ناراض " ان
ون پوچھا کیس ؟ آپ ن فرمای ک جب تم خوش وتی
و تو ک تی و "محمد ک رب کی قسم"، اور جب ناراض
وتی و تو ک تی و "ابراہیم ک رب کی قسم"۔ ان ون
ک ا: "جی ان، اللہ کی قسم، مین صرف آپ کا نام چھوڑتی
ون" 4 آپ بیوی ک اتن چھوٹ س اشار کو بھی پ
چان لیت تھ□□ اچھا شوہر بھی ایس ی بیوی کی
بات ک ساتھ اس کا ل ج اور اس کی خاموشی بھی سمجھن
کی کوشش کرتا □□□

ی خیال ان دنون مین اور بھی بڑھ جاتا تھا جب بیوی کو اپن
پن کی زیاد ضرورت وتی □□□ حضرت عائش بتاتی
ین: "مین ام واری کی حالت مین پیتی، پھر برتن نبی
کو دیتی، تو آپ اسی جگ من رکھ کر پیت ج ان س
مین ن پیا تھا۔" 5 ان دنون مین بھی بیوی ک ساتھ و ی
قربت اور و ی عزت، ی نبی کا طریق تھا۔

گھر میں کبھی کبھی ایسی بات بھی ہو جاتی ہے جو اچھی نہیں لگتی۔ دیکھیے، نبی ﷺ نے اسی موقع پر کیا کیا۔ ایک بار آپ اپنی ایک بیوی کے گھر تھے کہ دوسری بیوی نے کھانا بھیجا۔ جس بیوی کا گھر تھا، اس نے کھانا لانے والے کے ہاتھ پر مارا اور برتن گر کر ٹوٹ گیا۔ آپ نے برتن کے ٹکڑے جمع کیے، کھانا سمیٹ کر فرمایا: "تمہاری ماں کو جلن ہوئی" پھر اسی گھر سے صحیح برتن منگوا کر اس بیوی کو بھجوا دیا جس کا برتن ٹوٹا تھا۔ [6]

اس روایت میں نہ ڈانٹ کا ذکر ہے، نہ ذلت کا، نہ قصاص کا انصاف بھی ہوا اور گھر کا سکون بھی بچا رہا۔

اسی نرمی کا راز آپ ﷺ نے ایک چھوٹی سی بات میں بتا دیا: "کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے نفرت نہ کرے اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہے، تو دوسری عادت پسند آئے گی۔" [7] جب نظر خوبیوں پر رہتی ہے تو وہی بیوی پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا جاتا ہے اور گھر والوں کے لیے سب سے اچھا بننے کی توفیق ملتی ہے آمین۔

حوالہ جات: [1] جامع ترمذی 3895، [2] صحیح البخاری 676، [3] سنن ابی داود 2578، [4] صحیح البخاری 5228، [5] صحیح مسلم 300، [6]

صحیح البخاری 5225، [7] صحیح مسلم 1468b

Revision #1

Created 2026-11-03 06:56:46 UTC by Danish Nayeem

Updated 2026-11-03 06:56:47 UTC by Danish Nayeem